بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ✦ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۱۲

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ / اتوار ۵ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ ۸ شہادت ۱۳۶۳ ہش ۸ اپریل ۱۹۸۴ء / نمبر ۸۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ شہادت / اپریل۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔

سر میں درد اور کمزوری کی شکایت ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

سورۂ ھمزہ میں ایٹمی جنگ اور اسکی تباہی کی تفاصیل کے بارے میں بالکل نئی اور اچھوتی تفسیر

عفو اور ستاری کو بھلانے کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی معاشرتی برائیاں اللہ کے غضب کو دعوت دیتی ہیں

سورۃ الھمزہ میں بین الاقوامی سطح پر پھیلی ہوئی برائیوں کے نتیجہ میں ایٹمی جنگ کی خبر دی گئی ہے

اللہ نے ہمیں قبولیت کے مقام پر کھڑا کیا ہے دنیا کو صرف جماعت احمدیہ کی دعائیں ہی بچا سکتی ہیں

جماعت احمدیہ بیت المقدس میں واقع شعائر اسلام کی حفاظت کے لئے ہر قربانی دینے میں سب سے آگے ہوگی

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بتاریخ ۳ تبلیغ ۱۳۶۳ ہش مطابق ۳ فروری ۱۹۸۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ:۔ مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ

نوٹ:۔ یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل سورۃ کی تلاوت فرمائی:۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهُ ۝ يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ۝ كَلَّا لَيُنبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ ۝ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ ۝ إِنَّهَا عَلَيْهِم مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝

(سورۃ ھمزہ ۱۰۴)

اور پھر فرمایا:۔ گزشتہ خطبہ میں میں نے اس امر کی وضاحت کی تھی کہ صفات باری مثلاً عفو اور ستاری سے جب دل عاری ہو جاتے ہیں اور انسان ان صفات کو بھلا کر ان سے روگردانی کرتے ہیں تو ان کی جگہ بہت سی بدصفات آکر دلوں میں بیٹھ جاتی ہیں اور پھر انسانی اعمال میں داخل ہو کر تمام سوسائٹی میں ایک ہیبت پھیلا دیتی ہیں۔ بدصفات بھی آگے بچے دیتی ہیں۔ ایک صفت سے پھر ایک اور بدصفت پیدا ہوتی چلی جاتی ہے اور

ساری سوسائٹی مکروہات سے بھر جاتی ہے

میں نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں یہ بھی بتایا تھا کہ جب بیماریاں فرد سے خاندانوں اور خاندانوں سے معاشروں میں تبدیل ہوتی ہیں اور پھر قومی بیماریاں بن جاتی ہیں اور بڑھ کر بین الاقوامی صورت اختیار کر لیتی ہیں تو قرآن کریم کی پیشگوئی کے مطابق جب ایسا وقت آئے گا تو اس وقت انسان کو ایٹمی بم سے ہلاک کیا جائے گا اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایٹم کی آگ مقدر کر رکھی ہے۔

جس مختصر سی سورۃ میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے آج میں نے اس کی تلاوت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهُ کہ ہلاکت ہے ہر اس شخص کے لئے یا ہر اس قوم کے لئے جو ھمزہ بھی ہے اور لمزہ بھی ہے۔ ھمزہ اور لمزہ کے جو دو الفاظ یہاں منتخب کئے گئے ہیں یہ

بڑے ہی وسیع معانی

اپنے اندر رکھتے ہیں۔ ان میں سے اکثر معانی میں دونوں لفظوں کا اشتراک ہے یہ تکرار شدت کی خاطر بھی پیدا کی گئی ہے اور کچھ باریک فرق جو دونوں لفظوں میں ہیں ان کو بھی ان معانی میں داخل کرنے کے لئے دونوں کو بیک وقت استعمال فرمایا۔

ان دونوں لفظوں میں سب سے پہلے غیبت کا معنیٰ پایا جاتا ہے۔ ھمزہ

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی غیبت کرنے والے کو کہتے ہیں اور لمزہ بھی غیبت کرنے والے کو کہتے ہیں۔ نیز ان دونوں میں عیب چینی کا مادہ پایا جاتا ہے۔ ھمزہ بھی عیب چین کو کہتے ہیں یعنی وہ شخص جو لوگوں میں بکثرت عیب نکالے اور پھر ان عیبوں کی تشہیر کرے اس کو ھمزہ کہتے ہیں اور لمزہ بھی یہی معنے رکھتا ہے۔ ھمزہ میں ایک اور معنی فحشاء کو پھیلانا بھی پایا جاتا ہے یعنی کسی کے متعلق بری باتیں سننا اور پھر ان کی آگے خوب تشہیر کرنا اور لمزہ میں بھی یہی معنے پائے جاتے ہیں۔ تاہم

ایک باریک فرق

یہ ہے کہ اہل لغت میں سے بعض کے نزدیک ھمزہ زیادہ تر پیچھے برائی کرنے والے کے متعلق استعمال ہوتا ہے اور لمزہ منہ کے سامنے برائی بیان کرنے والے کے لئے۔ لیکن اہل لغت میں سے بعض اس میں بھی دونوں کو مشترک قرار دیتے ہیں بلکہ ان معنوں کو الٹا کر معاملہ کو مشکوک بنا دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں لمزہ پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے کو کہتے ہیں اور ھمزہ سامنے برائی بیان کرنے والے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ بہرحال اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ دونوں معانی ان دونوں لفظوں میں موجود ہیں۔ ان میں جو باریک فرق ہے وہ یہ ہے کہ لمزہ میں ایک زائد معنے اشارے اور مخفی پروپیگنڈہ کے ہیں یعنی آنکھ کے اشارہ سے کسی دوسرے کی تضحیک کرنا یا اس کی کسی برائی کی طرف اشارہ کرنا یا تذلیل کرنا وغیرہ لمزہ میں خاص طور پر یہ معنی پایا جاتا ہے اور اس کے علاوہ مخفی پروپیگنڈہ بھی لمزہ میں آتا ہے۔ یعنی کھلم کھلا عیب چینی کے علاوہ اگر مخفی پروپیگنڈہ کیا جائے تو وہ بھی لمزہ کے تابع ہے۔ پھر ھمزہ میں ایک معنی بشدت توڑنے کا پایا جاتا ہے یعنی کسی چیز کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا کسی کو دھکا دے کر زمین پر پھینک دینا۔ مضبوط تعلقات کے لئے بھی ان معنوں کو استعمال کیا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی توڑ دے اور قوموں کو متفرق کر دے یا گروہوں کو متفرق کرے تو اس کے لئے بھی لفظ ھمزہ معنوی طور پر استعمال ہو سکتا ہے ذلیل اور رسوا کر دینا، بے طاقت کر دینا، بے حیثیت کر دینا، ٹکڑے ٹکڑے کر دینا، مخالفت کرنا، مخفی پروپیگنڈا کرنا، ظاہری پروپیگنڈہ کرنا، فحشاء یعنی بری باتوں کو پھیلانا، سچے اور جھوٹے دونوں قسم کے الزام اور دونوں قسم کی فحشاء ھمزہ اور لمزہ میں داخل ہیں۔

یہ وہ برائیاں ہیں کہ جب اکٹھی ہو جاتی ہیں تو اس وقت

ایک بہت ہی خوفناک عذاب

کے لئے انسان کو تیاری کرنی چاہیئے۔ یہ وہ برائیاں ہیں کہ جب یہ قومی حیثیت اختیار کر جاتی ہیں تو قرآن کریم یہ خبر دیتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں ایک بہت ہی دردناک عذاب مقدر ہے اور اس عذاب کا نقشہ اگلی آیات میں کھینچا گیا ہے

لیکن قبل اس کے کہ میں اس کا ذکر کروں میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ان صفات کے ساتھ مال کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗ اَخْلَدَہٗ ۝ ہر ایسا شخص یا ہر ایسی قوم یا جماعت جن کے اندر یہ دونوں صفات پائی جاتی ہیں وہ مال کی بھی بہت حرص رکھنے والے افراد یا قومیں ہوتی ہیں۔ (ھمزہ اور لمزہ مونث اور مذکر دونوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ اسی طرح یہ دونوں لفظ فرد واحد کے لئے بھی استعمال ہو سکتے ہیں اور جماعت کے لئے بھی) ان کو یہ وہم ہے کہ اموال ان کو ہمیشہ کی زندگی عطا کر دیں گے اور اسی ضمن میں ایک اور جگہ اولاد کا بھی ذکر ہے لیکن اس کو میں بعد میں بیان کروں گا۔ بہرحال اموال سے تو اس کا کوئی گہرا تعلق موجود ہے اور اس کے نتیجہ میں ایسے انسانوں کو یہ غلط فہمی پیدا ہو جائے گی کہ دنیا میں اپنے اموال کے زور سے وہ ایک لمبا عرصہ باقی رہیں گے۔ ان معنوں میں فرد سے زیادہ قوم کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ مال کسی فرد کو ہمیشہ کی زندگی عطا نہیں کر سکتا۔ مال کے نتیجہ میں انسان اچھی دعائیں خرید بھی لے۔ کسی اچھے حکیم سے علاج بھی کروا لے اور تنعم کی زندگی اختیار کرے۔ ہر قسم کے خطرات اور بیماریوں سے بچ بھی جائے تب بھی اس کے لئے اخلد کا لفظ استعمال ہونا بعید ہے۔ ہاں قومی طور پر جو دولت مند قومیں ہیں وہ بسا اوقات یہ خیال کرنے لگ جاتی ہیں کہ ہم اپنے اموال کے ذریعہ اتنی طاقتور ہو گئی ہیں کہ اب ہمیں کوئی غریب قوم مٹا نہیں سکتی اور ہمارے اموال ہماری ہمیشگی کی ضمانت بن گئے ہیں۔ اس لئے یہاں ذہن زیادہ تر اس طرف منتقل ہوتا ہے کہ یہاں فرد کی بجائے قوموں کا ذکر ہے اور اگر افراد بھی مراد ہوں تو کُلّ کے لفظ نے افراد کے مجموعہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کسی شخص واحد کی طرف اشارہ نہیں کیا اور افراد کے مجموعہ کو قوم کہا جاتا ہے۔

غرض یہ آیات بڑی واضح ہیں اور اس بات کی طرف اشارہ کر رہی ہیں کہ آئندہ

ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے

جب کہ قوموں کے اندر غیبت کی بدیاں پیدا ہو جائیں گی، بے حیائی اور فحشاء کو پھیلانے کا مادہ پیدا ہو جائے گا، پھر وہ ظلم کی راہ اختیار کریں گے اور پروپیگنڈہ کے ذریعہ بھی ایک دوسرے کو توڑیں گے اور منہدم کریں گے۔ اور کھلم کھلا پروپیگنڈہ بھی کریں گے اور مخفی پروپیگنڈہ بھی کریں گے اور بکثرت عیب چینی کریں گے اور اس کے نتیجہ میں ان ذرائع کو اختیار کرتے ہوئے وہ افرادی طاقتوں کو بھی کچل دیں گے اور بڑی بڑی قومی طاقتوں کو کچلنے کی بھی کوشش کریں گے اور اپنے اموال کے بل بوتے پر یہ سمجھنے لگ جائیں گے کہ گویا اب ہم ہمیشہ کی زندگی پا گئے ہیں۔

اس مضمون پر غور کرتے ہوئے جب ہم آج دنیا کے نقشہ کو سامنے رکھتے ہیں تو ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ مشرقی اور مغربی دونوں قوموں میں یہ صفات بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ دراصل ان آیات میں COLD WAR یعنی سرد جنگ کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ کچھ قومیں ایسی ہونگی جو ہر قسم کے پروپیگنڈہ کے ذریعہ اور اس بات سے بے باک ہو کر کہ وہ بات سچی ہے یا جھوٹی ہے۔ دنیا میں ایک دوسرے کے خلاف نفرتیں پھیلائیں گی اور ظاہری اور مخفی پروپیگنڈہ کے ذریعہ تعلقات کو توڑیں گی اور بعض طاقتوں کو منہدم کریں گی

اس کے ایک اور معنے یہ بنیں گے یعنی مغربی قوموں کے کردار کے پیش نظر اس کا یہ مطلب ہوگا کہ وہ غریب قومیں یا نسبتاً چھوٹی قوموں کو (مالدار کے مقابل پر پھر غریب آتا ہے) مزید توڑنے کی کوششیں کریں گی اور بجائے اس کے کہ ان کو تقویت دیں یا ان کے اموال کو بڑھانے کی کوشش کریں یا ان کی غربت کو دور کرنے کی کوشش کریں وہ دھکا دے کر ان کو زمین پر پھینک دیں گی اور ان کو ذامسترمۃ بنا دیں گی۔ چنانچہ قرآن کریم نے ایک اور صورت میں اس مضمون پر مزید روشنی ڈالی ہے اور ایسی قوموں کے لئے ذامسترمۃ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ یعنی خاک میں پڑے ہوئے لوگ۔ خاک آلودہ اور مسکین قومیں جن کا کوئی زور نہیں چلتا اور اس کے نتیجہ میں ان کے اموال بڑھنے کی بجائے دن بدن کم ہو جائیں گے اور وہ زیادہ بے حیثیت بنتے چلے جائیں گے۔ چنانچہ اس وقت مغربی قومیں غریب قوموں سے بعینہٖ یہی سلوک کر رہی ہیں ان کو دھکا دے کر خاک میں ملا رہی ہیں اور وہ دن بدن ٹوٹتی چلی جاتی ہیں۔ اور اس بات سے

دنیا میں بڑی سخت بے چینی

پھیلی ہوئی ہے۔ امیر اور غریب قوموں کے درمیان دن بدن فاصلے بڑھتے چلے جا رہے ہیں ـــــ بظاہر جتنا زیادہ روپیہ دے کر یہ ہماری انڈسٹری قائم کرواتے ہیں۔ ہماری اقتصادیات کو بظاہر تقویت پہنچاتے ہیں۔ لیکن اس کے نتیجہ میں ہمارے اندر جو BUYING POWER یعنی قوت خرید پیدا ہوتی ہے۔ وہ ساری کی ساری ان کی منڈیوں میں استعمال ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ پسماندہ قومیں دن بدن قرضوں اور مزید قرضوں میں مبتلا ہوتی چلی جاتی ہیں اور ان کی شکل حقیقتاً خاک آلودہ اور مسکینوں والی بنتی چلی جا رہی ہے۔

اگر ہم بائیں بازو کے بلاک یعنی اشتراکی دنیا پر نظر ڈالیں تو ان کا بھی یہی حال نظر آتا ہے۔ ان کے زیر اثر ایسی قومیں ہیں جن کو وہ اٹھنے نہیں دیتے۔ جب بھی یہ قومیں سر اٹھانے کی کوشش کرتی ہیں تو ان پر کئی قسم کی مار پڑتی ہے اور پھر ان کو دھکا دے کر زمین پر گرا دیتی ہیں ان کو سمجھ نہیں آتی کہ ان کی اقتصادی حالت سنبھل کیوں نہیں رہی؟ چنانچہ پولینڈ کی مثال

آج کل بڑی واضح ہے۔ روسی اشتراکیت کے زیر اثر یہ ملک دن بدن غریب بنتا چلا جا رہا ہے۔ اس کی قوت خرید میں دن بدن کمی آتی چلی جاتی ہے۔ وہ جو بھی کماتے ہیں یا جو بھی بناتے ہیں یا جو بھی محنت خرچ کرتے ہیں۔ اس کا اگر کوئی فائدہ ہے تو وہ بائیں بازو کی بڑی طاقتوں کو ملتا ہے۔ اسی طرح بعض دوسرے چھوٹے چھوٹے یورپین ممالک ہیں جو روسی اثر کے نیچے ہیں ان کے ساتھ بھی قومی لحاظ سے ذلۃ مستربۃ والا سلوک ہو رہا ہے۔

پھر انفرادی طور پر ٹکڑے ٹکڑے کر دینا بائیں بازو کے لحاظ سے یہ معنے رکھتا ہے کہ فرد کی طاقت کو اجتماعی شکل میں آنے سے اس طرح روکنا کہ من حیث المجموع جو طاقت غالب آچکی ہے اس کے مقابل پر وہ طاقت حاصل نہ کر سکیں۔ چنانچہ

اشتراکی دنیا میں ایک عجیب تضاد

پایا جاتا ہے۔ ایک طرف سارے افراد کی مجموعی قوت غالب آچکی ہے۔ دوسری طرف فرد بحیثیت فرد بالکل بے حیثیت اور بے طاقت بن کر رہ گیا ہے اور اس کے لئے اس بات کا کوئی امکان ہی باقی نہیں رہا کہ وہ باہم مل کر گروہ بندی کے ذریعہ کچھ طاقت حاصل کر کے اپنے حقوق کی حفاظت کرے یا اس کے حصول کے مطالبے کر سکے۔ چنانچہ UNIONS (یونینز) بھی ساری ٹوٹ گئیں۔ سارے اجتماعی نظام جو افراد کو ملا کر ایک بڑی طاقت میں تبدیل کرتے ہیں اور پھر وہ اپنے سے بڑی طاقتوں سے اپنے حق میں مطالبے کرتے ہیں۔ اور اپنے حقوق منوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اشتراکی دنیا میں ان کا کلیۃً فقدان ہے۔ وہاں فرد فرد پارہ پارہ ہو چکا ہے۔ انسان ذرّے ذرّے میں تبدیل ہو گیا ہے۔ انسان کی مجموعی طاقت ان ذروں پر حکومت کر رہی ہے لیکن ان ذروں کے حقوق منوانے کے لئے کوئی راہ باقی نہیں رہی۔ اگر وہ کوئی مطالبہ کرنا چاہیں تب بھی نہیں کر سکتے کیونکہ ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا ہے

اسی طرح مغربی طاقتیں بھی چھوٹی اور پسماندہ قوموں کو

ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا کھیل

کھیل رہی ہیں۔ چنانچہ سارے مشرق وسطے پر نظر ڈالی جائے اور اسی طرح پاکستان، ہندوستان اور کشمیر پر نظر ڈال کر دیکھا جائے، کشمیر اور فلسطین کے مسئلے پر غور کریں، جنوبی امریکہ کی ریاستوں پر نگاہ ڈالیں، تو صاف نظر آتا ہے کہ ہر جگہ یہی وطیرہ اختیار کیا گیا ہے کہ انسان کو انسان سے لڑا کر اور قوموں کو قوموں سے لڑا کر دائیں بازو اور بائیں بازو کے نظریات کو آپس میں ٹکرا کر انسان کو پارہ پارہ کر دیا گیا ہے اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا ہے۔

پس ہمزہ میں صرف غیبت اور پروپیگنڈہ ہی نہیں بلکہ اس کے بعد کے کچھ اور بھی ایسے قومی وطیرے بیان کر دیئے گئے ہیں اور قومی طریق بتائے گئے ہیں۔ جن کے ذریعہ انسان دوسرے انسان کو قومی دکھوں میں مبتلا کر دیتا ہے کیونکہ جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیبت کا جو فلسفہ بیان فرمایا ہے اور جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی روشنی ڈالی ہے اس میں دکھ دینا بنیادی بات بیان کی گئی ہے اور فرمایا گیا کہ عیب چینی غیبت اور بدظنی سے جو منع کیا جاتا ہے اس کی مرکزی روح یہی ہے کہ انسان انسان کو دکھ نہ پہنچائے۔ جب انسان ان باتوں میں بے باک ہو جاتا ہے۔ تو پھر دکھ پہنچانے کے جتنے ذرائع ہیں ان کو وہ بڑی بے باکی اور بے حیائی سے اختیار کرنے لگ جاتا ہے اور اس کے نتیجہ میں معاشرتی طور پر کچھ اور برائیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں چنانچہ قرآن کریم نے دوسری جگہ ان برائیوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ۝ أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ۝

(القلم آیت ۱۱ تا ۱۵)

کہ ہر وہ شخص جو بڑے بڑے دعاوی کرتا ہے یا قسمیں کھاتا ہے لیکن ہے بڑا سخت جھوٹا اور ذلیل انسان! اس کی باتوں کی پیروی نہ کیا کرو۔ ھَمَّازٍ (وہی ہمزہ کا لفظ استعمال ہوا ہے اس کا مادہ ایک ہی ہے) ایسی قومیں حماز ہوتی ہیں وہ اپنے دل میں کسی کی خیر نہیں رکھتیں ان کے پروپیگنڈہ میں سچائی کا کوئی عنصر شامل نہیں ہوتا۔ اس لئے ایسے لوگ اس بات سے بے پرواہ ہوتے ہیں کہ جس چیز کا وہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں وہ سچی ہے یا جھوٹی ہے انہوں نے ہر صورت میں تفرقے ڈالنے ہیں، قوموں کو ذلیل و رسوا کرنا ہے، انسان کو دھکے دینے ہیں اور گرانا ہے مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ وہ چغل خوری کرتے ہیں، اور ایذا رسانی والی باتیں بڑی کثرت سے کرتے ہیں یعنی پروپیگنڈہ کی ہوائیں چلاتے ہیں جس طرح بعض چغل خوروں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ گھر گھر پھر کے باتیں کرتے ہیں اسی طرح قومیں بھی ملک بہ ملک اور وطن بہ وطن اور قوم بہ قوم پھر کے پروپیگنڈے کرتی ہیں۔

جن قوموں میں یہ صفات پیدا ہو جائیں بلکہ جن افراد میں بھی پیدا ہو جائیں اُن کے اندر بعض اور برائیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ فرمایا مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ نہ ان کے اندر بھلائی رہتی ہے اور نہ وہ بھلائی کی تعلیم دیتے ہیں بلکہ لوگوں کو بھلائیوں سے باز رکھتے ہیں۔ مُعْتَدٍ اثیم ایسے لوگ بہت گناہگار ہو جاتے ہیں چنانچہ معاشرتی لحاظ سے جہاں بھی یہ فحشاء ہوں مثلاً چغلیاں ہوں بدظنیاں ہوں ایک دوسرے کے خلاف کھلم کھلا زبانیں چلائی جائیں ایک دوسرے کی پیٹھ پیچھے بھی برائیاں بیان کی جائیں اور سامنے بھی برائیاں کی جائیں اور فرضی باتیں بنا بنا کر بھی لوگوں کے عیب لوگوں پر ظاہر کئے جائیں اور کچھ اگر واقعاتی باتیں ہیں تو لوگوں کی عزت پر ہاتھ ڈالتے ہوئے ان کو بھی بے دھڑک ہو کر بیان کر کے بدنامی کی جائے۔ ایسی سوسائٹیوں میں لازماً فحشاء پھیل جاتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پُرزور احتجاج

نہایت ہی افسوس کے ساتھ یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ آل پاکستان احمدیہ کبڈی ٹورنامنٹ جو مورخہ ۵ تا ۷ اپریل ۱۹۸۴ء ربوہ میں منعقد ہونا تھا، ضلعی انتظامیہ کی طرف سے اجازت نہ ملنے کی بناء پر اسے منسوخ کرنا پڑا ہے۔

یاد رہے کہ اس ٹورنامنٹ کی اجازت کے لئے مورخہ ۷ مارچ ۱۹۸۴ء کو باقاعدہ تحریری درخواست ضلعی انتظامیہ کو ارسال کی گئی تھی۔ اس کے بعد بھی اجازت کے لئے بار بار تحریری اور زبانی یاددہانی کرائی گئی۔ لیکن ان تمام کوششوں کے باوجود مورخہ ۴ اپریل کی شام تک ضلعی انتظامیہ کی طرف سے ٹورنامنٹ کی اجازت کے متعلق کسی قسم کا کوئی جواب یا اجازت نامہ موصول نہ ہوا۔ ٹورنامنٹ کے جملہ انتظامات مکمل ہو چکے تھے اور ٹورنامنٹ میں شرکت کرنے والی متعدد ٹیمیں دور دراز سے سفر کر کے ربوہ پہنچ چکی تھیں۔

ضلعی انتظامیہ کی طرف سے ٹورنامنٹ کی اجازت نہ ملنے کی بناء پر مجبوراً اس ٹورنامنٹ کو منسوخ کرنا پڑا جس سے کبڈی کے شائقین، کھلاڑیوں اور جملہ منتظمین کو انتہائی دکھ، تکلیف اور مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔

معلوم ہوتا ہے کہ ایک مخصوص طبقہ فکر جو ملک میں احمدیوں کے خلاف شدید متعصبانہ منافرت پھیلانے میں مصروف ہے۔ ضلعی انتظامیہ اس کے معاندانہ دباؤ سے نہ بچ سکا اس حد تک متاثر ہے کہ وہ ربوہ میں کبڈی جیسے صحت مند قومی کھیل کے فروغ کے سلسلہ میں منعقد ہونے والے ٹورنامنٹ کی اجازت دینے سے بھی گریزاں ہے۔

ٹورنامنٹ کمیٹی کبڈی کے کھلاڑیوں اور شائقین کی طرف سے ضلعی انتظامیہ کے اس افسوسناک رویہ پر پُرزور احتجاج کرتی ہے۔

(صدر کبڈی ٹورنامنٹ کمیٹی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں اور دن بدن وہ زیادہ بدکردار بنتی چلی جاتی ہیں۔ ان میں گناہ رُکنے کی بجائے پھیلنے لگ جاتے ہیں جس طرح بعض نزلاتی بیماریاں جو INFECTIOUS DISEASES یا CONTAGIOUS DISEASES (چھوت چھات کی بیماریاں) کہلاتی ہیں ان کا جتنا زیادہ آپس میں واسطہ ہوتا ہے وہ اور زیادہ پھیلتی چلی جاتی ہیں۔ پس ایسے لوگ

جراثیم لے کر چلنے والے لوگ

ہیں۔ ایک جگہ سے ایک بدی کے جراثیم پکڑتے ہیں (یہ بدی فرضی تھی خواہ حقیقی تھی) ان میں اپنی طرف سے مزید طاقتیں بھر کر لوگوں میں پھیلاتے ہیں تو آہستہ آہستہ حیاء ٹوٹتی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا اس کے مقابل پر جو مثبت صفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپس کے تعلقات کے بارہ میں بیان فرمائی ہیں ان میں خدا کو حیادار اور عفو قرار دیا یعنی جس طرح عفو، حیا اور ستاری کا آپس میں جوڑ ہے اسی طرح ان تینوں کے ہٹنے سے بے حیائی پیدا ہوتی ہے اور اس کے نتیجہ میں بہت سی بدکرداریاں جنم لیتی ہیں۔ فرمایا عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ یہ لوگ بہت بڑے گناہگار بن جاتے ہیں اور بے باک کلام کرتے ہیں، ان کی زبانوں میں کوئی لگام نہیں ہوتی۔ پھر اس کے نتیجہ میں زنیم پیدا ہونے لگ جاتے ہیں۔ زنیم معنوی لحاظ سے اس شخص کو کہا جاتا ہے کہ ہو تو کسی اور شخص کا لیکن اپنے آپ کو منسوب کسی اور کی طرف کرے۔ یعنی خدا کا بندہ جب شیطان کا بندہ بن جاتا ہے تو اس کے لئے بھی لفظ زنیم استعمال کیا جاتا ہے جب کہ ظاہری معنوں میں ولد الحرام کو زنیم کہا جاتا ہے یعنی اس کا باپ حقیقتاً تو کوئی اور ہونا چاہیئے لیکن بظاہر کوئی اور باپ ہے۔

پس ان سوسائٹیوں میں جہاں یہ برائیاں پائی جاتی ہیں۔ ولد الحرام ظاہری معنوں میں بھی اور باطنی معنوں میں بھی بکثرت پیدا ہونے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ آپ دیکھیں کہ مغربی دنیا میں قرآن کریم کے اس نقشہ کے مطابق اس کثرت سے ولد الحرام پیدا ہو رہے ہیں کہ گذشتہ سال اسی قسم کی ایک رپورٹ میری نظروں سے گزری جس کے مطابق امریکہ میں ہر سال ۳۰ فیصد بچے ولد الحرام پیدا ہو رہے ہیں یعنی امریکہ میں جتنے بچے ہر سال پیدا ہوتے ہیں ان میں تیس فیصد ولد الحرام ہوتے ہیں۔ دوسری طرف اشتراکی دنیا میں چونکہ شادی بیاہ کے کوئی معنے ہی نہیں، اخلاقی قیود ہی کوئی نہیں اس لئے انہوں نے اس سلسلہ میں فیصد کا حساب لگانا ہی چھوڑ دیا ہے چنانچہ کوئی بعید نہیں کہ وہاں پچاس فیصد ساٹھ فیصد یا اس سے بھی زیادہ بچے ولد الحرام پیدا ہو رہے ہوں۔

پس دیکھیں قرآن کریم ان بدیوں پر کیسی عظیم الشان نظر رکھتا ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں حیرت انگیز فصاحت و بلاغت کے ساتھ ان معاشرتی بیماریوں کا نقشہ کھینچا ہے اور بتایا ہے کہ ایک بیماری سے دوسری بیماری پیدا ہوتی ہے۔ دوسری سے تیسری اور تیسری سے چوتھی اور اس طرح ساری سوسائٹی بدیوں سے بھر جاتی ہے۔

پھر یہاں یہ بھی فرمایا اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ کہ وہ مالدار اور صاحب طاقت ہے۔ بنین سے مراد ہے جس کی نفری زیادہ ہو جس کی قوت زیادہ ہو۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں اس کے اندر تکبر پیدا ہو جاتا ہے تب اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ (القلم) جب ان کے سامنے ہماری آیات کی تلاوت کی جاتی ہے اور خدا کی طرف بلایا جاتا ہے تو یہ متکبر لوگ جو سر سے پاؤں تک گند میں مبتلا ہوتے ہیں کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو پرانے وقتوں کی کہانیاں ہیں۔ چنانچہ انفرادی طور پر بھی مالدار لوگ یا وہ سوسائٹیاں جو متمول ہو جاتی ہیں ان میں یہ بدیاں زیادہ ہوتی ہیں اور قومی لحاظ سے بھی مشرق اور مغرب دونوں میں یہ بدیاں بکثرت پائی جاتی ہیں جو بالآخر دہریت پر منتج ہونے لگتی ہیں۔ یعنی ان

بدیوں کا نقطہ عروج دہریت ہے

پھر جب ان کے سامنے اہل مذہب باتیں کرتے ہیں تو یہ اپنی طاقت کے نشہ میں اور ان بدیوں میں مبتلا ہو کر یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ کوئی خدا ہے اور واقعۃً کوئی پکڑ دھکڑ ہوگی۔ سزا و جزا کا کوئی نظام ہے۔ ہماری جواب طلبی ہوگی۔ ہم کسی کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔ ہم مالک نہیں ہیں۔ وہ یہ ساری باتیں بھول جاتے ہیں اور کہتے ہیں اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ یہ پرانی باتیں ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ (القلم) ہم اس کی تھوتھنی پر مہر لگائیں گے یعنی تھوتھنی کو داغ دیں گے۔ یہ عجیب بات ہے کہ حزقیل نبی کی جو پیشگوئی ہے اس میں بھی جوج روس کو مخاطب کر کے تھوتھنی پر مارنے کا ذکر ہے کہ ہم تیری تھوتھنی کو داغ دیں گے۔ اصل مراد یہ ہے کہ ان بدیوں میں ملوث ہو کر انسان جب انتہاء کو پہنچ جاتا ہے تو پھر وہ انسان نہیں رہتا پھر وہ بحیثیت جانور مخاطب کئے جانے کے لائق ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اتنا رحیم و کریم ہے کہ اگر انسان میں انسانیت باقی رہے تو اس کو ہلاک نہیں کرتا اس کو معاف کرتا چلا جاتا ہے اس سے عفو کا سلوک کرتا چلا جاتا ہے۔ اس سے حیا کرتا چلا جاتا ہے۔ لیکن جتنا جتنا انسان ان صفات سے دور ہٹتا چلا جاتا ہے اور کلیتہً بے حیا بن جاتا ہے اتنا ہی زیادہ وہ انسانیت سے گر کر جانوروں کی شکلوں میں تبدیل ہونے لگ جاتا ہے یعنی پھر اس کے لئے انسان کا لفظ بولنا ہی انسان کی ذلت ہے پس سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ میں خدا تعالےٰ نے اس بات کی طرف بھی اشارہ فرما دیا ہے کہ ہم پکڑ میں دھیمے ہیں، ہم سزا تو بہت سخت دیں گے لیکن اس وقت جب کہ عملاً انسان انسان کہلانے کا مستحق ہی نہیں رہے گا۔ جانوروں کی طرح ان کی تھوتھنیاں بن جائیں گی اور پھر ہم ان تھوتھنیوں پر ماریں گے اور ان کو داغ دیں گے۔ پھر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ خدا نے تو اسے عظیم الشان انسان بنایا تھا اور اسے خود ہی ہلاک کر دیا بائیبل تو یہ بات کہتی ہے لیکن قرآن ایسی بات نہیں کہتا بلکہ فرماتا ہے کہ جب تم انسانیت کے مقام سے گر جاؤ گے تب تم اس بات کے لائق نہیں ٹھہرو گے کہ تمہیں زندہ رکھا جائے اس وقت تمہیں ہلاک کیا جائیگا۔

اب میں واپس اس مضمون کی طرف آتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۝ جس طرح یہاں بھی مال کا ذکر کیا کہ یہ لوگ یا یہ بڑی بڑی طاقتیں جن میں یہ بدیاں پھیل چکی ہوں گی یہ سمجھیں گی کہ ہم ہمیشہ رہیں گے فرماتا ہے ہرگز نہیں كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝ یہ لوگ سارے کے سارے لازماً حُطَمَہ میں ڈالے جائیں گے وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ اور تجھے کیسے سمجھایا جائے کہ

وہ حطمہ کیا ہے

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ یہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝ یہ وہ آگ ہے جو اس بات کا انتظار نہیں کرے گی کہ پہلے جسم جلیں تو پھر جان جائے بلکہ وہ براہ راست دلوں پر جھپٹے گی۔ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ "وہ ان کے لئے بند کی گئی ہے، فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ایسے عمود میں جو کھنچ کر لمبے ہو جاتے ہیں جس طرح کوئی ELASTIC کی قسم کی چیز ہو یا SPINDLE کی شکل کی چیز ہو جب اس پر اندر سے دباؤ بڑھتا ہے تو وہ پھیل کر لمبی ہو جاتی ہے اور مخروطی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ چنانچہ اس میں یہ نقشہ کھینچا گیا ہے کہ یہ آگ حطمہ میں بند کی گئی ہے۔ اور اس وقت ان پر پھٹے گی۔ جب یہ اندرونی دباؤ کے نتیجہ میں کھنچ کر لمبی ہو جائے گی۔

اب سوال یہ ہے حطمہ کا لفظی معنی کیا ہے۔ حُطَمَۃ کا لفظی معنی تو ذرہ ہے یعنی ایسی چیز جسے توڑ توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا گیا ہو اسے عربی میں حُطَمَۃ کہتے ہیں۔ اب ظاہر بات ہے کہ کوئی انسان یہ سوچ بھی نہیں سکتا خصوصاً حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کا انسان یہ تصور ہی نہیں کر سکتا کہ چھوٹے چھوٹے ذرّوں کے اندر آگ بند کی گئی ہو اور ان کو کھینچ کر لمبا کیا جا رہا ہو پھر وہ بیضوی شکل یا ستون کی شکل اختیار کر جائیں اور پھر وہ پھٹیں اور پھر وہ آگ ان کے لئے کھول دی جائے۔ اس کے جو لفظی معنے ہیں اس کے ساتھ بظاہر اس معنی کا بڑا شدید ٹکراؤ ہے۔ اسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیے گذشتہ مفسرین کو اس کے معنی بیان کرنے میں ہمیشہ دقت محسوس ہوتی رہی ہے اور وہ کئی طرح سے اس کے معنی بیان کرکے اس مضمون سے نکلنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ یہاں پہنچ کر اس زمانہ کا انسان پھنس جاتا ہے جس کے ذہن میں ایٹم بم کا کوئی تصور نہیں اُسے کوئی خیال بھی نہیں کہ ایٹم بم کی قسم کی کوئی چیز ہو سکتی ہے؟ لیکن قرآن کریم تو ہر زمانہ کی کتاب ہے اور یہی اس کی

سچائی کا ایک عظیم الشان ثبوت

ہے کہ ہر زمانہ کی باتیں کرتا ہے اگر ہر زمانہ کی کتاب نہ ہوتی تو ہر زمانہ کی باتیں کیوں کرتی اور اتنا کھول کھول کر کیوں بیان کرتی۔ پس حطمہ اس نہایت ہی باریک ذرہ کو کہتے ہیں جسے کوٹ کوٹ کر ریزہ ریزہ کر دیا گیا ہو۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے وہ حطمہ میں ڈالے جائیں گے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک باریک ذرے میں کیسے ڈالے جائیں گے۔ کس طرح اس میں مبتلا کئے جا سکتے ہیں تبھی فوراً فرمایا وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ اے موجودہ انسانو! تمہارا علم بڑا محدود ہے۔ اب ہم تمہیں کس طرح سمجھائیں کہ ہم کیا کہنا چاہتے ہیں۔ تم حُطَمَۃ کا کوئی تصور نہیں رکھتے۔ جس حُطَمَۃ میں یہ قومیں ڈالی جائیں گی اس کا تمہیں کوئی CONCEPT نہیں ہے اس لئے ہم مزید کھول کر تمہیں بتانا چاہتے ہیں کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس میں آگ بند ہوگی یہ ایک ایسا ذرہ ہے جس سے آگ بھڑکے گی اور وہ اتنی خوفناک آگ ہے کہ محض جسم کو جلا کر روح پر حملہ نہیں کرے گی بلکہ براہ راست دلوں پر حملہ کرے گی اور ان کو مفلوج کرکے رکھ دے گی اور یہ وہ آگ ہے جو عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ میں بند ہے۔

اب اس لحاظ سے اس مضمون کے پھر آگے دو پہلو بن جاتے ہیں اور ان کا پہلی آیات سے جن کی میں نے تلاوت کی ہے بڑا دلچسپ اور گہرا تعلق ہے۔ ھمزہ کا معنی ٹکڑے ٹکڑے کر دینا یا توڑ کر کسی چیز کو ریزہ ریزہ کر دینے کے ہوتے ہیں اور اس کے بعد خود مالدار ہوتے چلے جانا اور جس کو گرایا جا رہا ہے یا خاک پر پھینکا جا رہا ہے اس کو حقیر اور بے معنی سمجھ کر یہ خیال کر لینا کہ اب ساری دولتیں تو میرے ہاتھ میں آ چکی ہیں اب یہ ذرات میرا مقابلہ کیسے کر سکتے ہیں جن کو میں نے پارہ پارہ کیا ہوا ہے۔ بالکل یہی سوچ مغربی دنیا کی بھی ہے اور مشرقی دنیا کی بھی ہے۔ عظیم الشان اشتراکی طاقتیں بھی یہ سمجھتی ہیں کہ ساری قوم کے اموال تو ہمارے چند ہاتھوں میں آ چکے ہیں اور ہمارے کنٹرول میں آ گئے ہیں جو کسی نہ کسی REGIME کے نام پر ان کے اوپر حاکم بن بیٹھے ہیں ان کے پاس تو کچھ بھی نہیں رہا۔ یہ لوگ تو ذرات میں تبدیل ہو چکے ہیں اس لئے جب اموال ہمارے پاس ہیں تو یہ لوگ ہمارے مقابلہ پر کیسے اٹھ سکتے ہیں اس لئے ہماری REGIME ہماری طاقتیں ہمارے گروہ ہمیشہ کے لئے جاری رہیں گے اور دن بدن انفرادی طاقت اجتماعی طاقت کے مقابل پر کم ہوتی چلی جائے گی اور مغربی دنیا کا بھی بالکل یہی نقشہ ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری دولتیں تو خود ہمارے ہاتھوں سمٹتی چلی آ رہی ہیں۔ جتنی زیادہ ڈیولپمنٹ ہو رہی ہے ہم ان پسماندہ قوموں کی نسبت زیادہ تیزی کے ساتھ آگے بھاگ رہے ہیں اور اموال سمٹ کر ہمارے ہاتھوں میں آتے چلے جا رہے ہیں۔ پس یہ

بے معنی اور حقیر ذرے

ہمارا مقابلہ کس طرح کر سکیں گے اس لئے گویا ہمیں ہمیشہ کی زندگی مل گئی ہے۔

غرض معنوی لحاظ سے اس کا معنی یہ ہوگا کہ بعض دفعہ حقیر ذروں کے اندر بھی ایک آگ پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے، ایک جلن اور ایک تکلیف ہوتی ہے جو بڑھنے لگتی ہے اور پھر اس درجہ تک پہنچ جاتی ہے کہ اندرونی دباؤ اس کو پھٹنے پر مجبور کر دیتا ہے اور ایسا وقت آ جاتا ہے کہ انہیں حقیر ذروں سے وہ آگ پھوٹ پڑتی ہے جو ان مالکوں کو ہلاک کر دیتی ہے یعنی غریب اور پسماندہ قوموں کے بارہ میں تم یہ نہ سمجھو کہ یہ خطرہ سے خالی ہیں۔ لازماً ان کے اندر اندرونی دباؤ بڑھے گا۔ جتنا زیادہ تم ان کو توڑتے چلے جاؤ گے اتنا ہی زیادہ اندرونی تقریباً آگ کی شکل اختیار کرنے لگ جائیں گی۔ چنانچہ اس آگ کے اکٹھا ہونے کے واضح شواہد مشرقی دنیا میں بھی مل رہے اور مغربی دنیا میں بھی مل رہے ہیں۔ اب اس وقت مشرقِ وسطیٰ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ یہی ہو رہا ہے کہ باوجود اس کے کہ وہ بیچارے کمزور ہیں نہتے ہیں اور بے بس ہیں لیکن اندرونی تکلیف اور بے بسی کی آگ نے ان کے اندر ایک ایسی قوت پیدا کر دی ہے کہ وہ پھٹنے لگے ہیں۔ ایسا مقام بھی آ رہا ہے کہ کہتے ہیں ٹھیک ہے ہم ہلاک ہو جائیں گے لیکن تمہیں بھی ساتھ ہلاک کر دیں گے۔ چنانچہ لبنان میں جنبلاط نے جو اعلان کیا ہے وہ یہی ہے اس نے کہا تمہاری جو پالیسیاں ہیں اور سیاستیں ہیں ان کی وجہ سے لبنان پارہ پارہ ہو رہا ہے اور انصاف نہیں کیا جا رہا۔ اس لئے ہم تمہیں اب نوٹس دیتے ہیں کہ تمہاری بات نہیں چلے گی۔ اگر سارے لبنان کو ہلاک ہونا پڑے تو ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں۔ چنانچہ اس طرح وہ اس درجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ جس کو قرآن کریم عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ کے الفاظ میں بیان کرتا ہے یعنی اندرونی پریشرز یعنی دباؤ کے نتیجہ میں قومیں مایوس ہو جائیں یعنی اندرونی دباؤ کے نتیجہ میں وہ کچھ نہ کچھ کر گزرنے پر آمادہ ہو جائیں تو اس وقت کا نقشہ عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ میں کھینچا گیا ہے اور یہ جمع کی ہوئی آگ اور دیر تک دلوں میں پائی جانے والی حسرتیں، نفرت اور تکلیفیں جب اکٹھی ہو جاتی ہیں تو اس وقت یہ صورت پیدا ہوتی ہے۔ اور ظاہری طور پر بھی ذرہ حقیر میں آگ کا اکٹھا ہونا اور اس شکل میں پھٹ پڑنا بعینہٖ وہ نقشہ ہے جو آج کل کے بموں کا نقشہ ہے جو دنیا کو ہلاک کرنے کے لئے بنائے جا رہے ہیں۔ چنانچہ سائنسی رسالوں میں چھپنے والی تصویریں دیکھیں تو پتہ لگتا ہے کہ انتہائی تیز رفتار کیمرے ایجاد کر لئے گئے ہیں جن کے متعلق تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ اتنے تیز رفتار ہو سکتے ہیں یعنی روشنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ کی رفتار سے حرکت کرتی ہے اور یہ کیمرے پھیلنے والی شعاعوں کی ساتھ ساتھ تصویریں کھینچ رہے ہوتے ہیں یعنی اب تو انچوں کی بجائے کہتے ہیں کہ جب ایٹم بم پھٹتا ہے تو کیمرے اس کی تصویر اتار لیتے ہیں تو کہتے ہیں ملی سیکنڈ اتنے اتنے ملی سیکنڈ یعنی ایک سیکنڈ کے لاکھویں حصہ میں یا دو لاکھویں حصہ میں جتنا مواد پھیلا اس کی یہ تصویر ہے اور تین لاکھویں حصے میں جتنا مواد پھیلا اس کی یہ تصویر ہے۔ چنانچہ ان کیمروں کے ذریعہ ایٹم کے پھٹنے سے پہلے جو تصویریں لی گئی ہیں وہ لفظاً لفظاً قرآن کریم کی اس تصویر کے مطابق ہیں یعنی ایسی صورت میں پہلے عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ بنتا ہے۔ ایٹم بم جو تقریباً گول ہے جب یہ پھٹتا ہے تو پھٹنے سے پہلے لمبوترا ہو جاتا ہے اور اس کے اندر اندرونی قوت اجتماع کرکے دباؤ پیدا کرتی ہے اور جب ایک ایٹم نہیں بلکہ ایٹموں کا مجموعہ پھٹتا ہے تو یہ ساری کی ساری چیز اس طرح پھٹتی ہے جس طرح سانس لے کر انسان اپنی چھاتی کو پھیلا لیتا ہے یعنی جب اندر کا دباؤ بڑھتا ہے تو چھاتی پھیلتی ہے اس طرح وہ MASS کا مجموعہ پھیلتا ہے اور گویا سانس لینے لگتا ہے اور عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ بن کر پھر آخر پھٹ جاتا ہے۔ پس

ایٹم کی آگ وہ آگ ہے

جس کے متعلق کہا جا سکتا ہے تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ کہ یہ دلوں پر جھپٹتی ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں اتنی خطرناک ریڈیائی طاقتیں پیدا ہوتی ہیں کہ ریڈی ایشن کے بارہ میں تو اس وقت تفصیل سے بتانے کا موقع نہیں صرف اتنا بتا دینا کافی ہے کہ وہ نظر نہ آنے والی لہریں ہوتی ہیں جن کو آگ نہیں کہا جا سکتا لیکن وہ براہ راست زندگی پر حملہ کرتی ہیں اور زندگی کو اُچک لیتی ہیں۔ سائنسدانوں کی تحقیق کے مطابق بعض دفعہ گرمی کا پھیلاؤ پیچھے پیچھے آ رہا ہوتا ہے یعنی وہ ریڈیائی شعاعیں جو گرمی پیدا کرتی ہیں وہ پیچھے رہ رہی ہوتی ہیں اور دھماکوں کی شعاعیں آگے آگے بھاگ رہی ہوتی ہیں۔ اور گرمی کی شعاعوں سے ان کا دائرہ اور زیادہ وسیع ہو جاتا ہے تو پیشتر اس کے کہ گرمی جسم تک پہنچے یہ دھماکہ خیز شعاعیں دلوں کو اس طرح بٹھا دیتی ہیں جس طرح دھماکے سے کوئی چیز پھٹ جاتی ہے۔ اگر کوئی برتن دھماکہ برداشت نہ کر سکے تو بعض دفعہ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے تو اس طرح ان شعاعوں کے زور سے دل پھٹنے لگ جاتے ہیں۔

پس قرآن کریم کی اس سورۃ پر نگاہ ڈالیں اور دیکھیں کتنی وضاحت سے اس کا نقشہ کھینچا ہے۔ فرماتا ہے تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ یہ وہ آگ ہے جو دلوں پر جھپٹتی ہے۔ تم اس کو ظاہری آگ نہ سمجھو کیونکہ تمہارا علم محدود ہے۔ ذرات میں سے ایسی آگ پیدا ہونے والی ہے جو دلوں پر جھپٹے گی اور اس بات کا انتظار نہیں کرے گی کہ دل جلیں تب جا کر موت واقع ہو۔

پس دیکھئے بظاہر جو چھوٹی سی بدی نظر آتی تھی جس میں عورتیں بڑی لذتیں محسوس کرتی ہیں اور کہتی ہیں ایک دوسرے کی بُرائی بیان کرنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اس میں تو بہت مزہ آتا ہے جب کبھی کوئی برائی دیکھتی ہیں تو کہتی ہیں چلو لوگوں کو بتائیں کہ فلاں عورت جو بظاہر بڑی نیک نظر آتی ہے لیکن دیکھو اللہ نے اس کا حال ہے۔ وہ یہ بھی کہتی ہیں کہ بی بی رہنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو کھول کر دیکھو تو پتہ لگتا ہے اندر کیا ہے۔ پس تجسس یعنی کسی کے اندر دنے کی ٹوہ لگانے کا خیال پیدا ہو جاتا ہے اور پھر فرضی باتیں کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ پھر سوسائٹی میں بے حیائیاں عام ہونے لگ جاتی ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ جب فلاں صاحب جو بظاہر اتنے شریف نظر آتے ہیں اندر سے ان کا یہ حال ہے تو ہم تو اتنے بزرگ نظر بھی نہیں آتے ہمارا باہر سے بھی یہ حال ہو جانا چاہیئے تو پھر اندر کے حال باہر نکلنے شروع ہو جاتے ہیں اور باہر کے حال لوگوں کو مزید ترغیب دیتے ہیں۔ سوسائٹی میں بے حیائیاں پھیلتی ہیں۔ پھر ظلم پیدا ہو جاتا ہے۔ دکھ دینے میں لذت آنی شروع ہو جاتی ہے۔ پھر دلوں سے غریب کے احساسات اٹھ جاتے ہیں۔ پھر لوگوں کو اس بات کا چسکا پڑ جاتا ہے وہ کمزوریوں کو مزید کمزور بنا کر لطف اٹھاتے ہیں۔

پس جب کسی معاشرہ کے یہ کردار بن جاتے ہیں تو اس سے وہ قومی کردار پیدا ہو جاتے ہیں جنہوں نے آج

دُنیا میں تباہی مچا رکھی ہے

اور ان کا آخری انجام یہ ہوتا ہے کہ معاشرہ میں بدکرداری پھیل جاتی ہے۔ سوسائٹی ایسے بچوں سے بھر جاتی ہے جو ولد الحرام ہوتے ہیں۔ مظالم پھیل جاتے ہیں۔ لوگ خدا کی ہستی کا انکار اور مذہب کو فرسودہ چیز قرار دینے لگ جاتے ہیں اور کہتے ہیں پرانے وقتوں کی باتیں ہیں ان کو دفع کرو۔ ان باتوں کا ہم سے تذکرہ نہ کرو۔ لیکن جو ڈرہ بنانے والے لوگ ہیں اور ٹکڑے ٹکڑے کرنے والے لوگ ہیں وہ دیکھیں گے کہ انہیں ذروں اور ٹکڑوں میں سے آگ نکلے گی جو ان کو ھلاک کر کے رکھ دے گی۔

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ ان بدیوں کو معمولی نہ سمجھے انکی بیخ کنی کرے اور ان بدیوں کو جڑوں سے اکھاڑ پھینکے اور پھر ان قوموں کے لئے بھی دعا کریں جو ہلاکت کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔

آخر پر میں ایک دلچسپ بات بتانا چاہتا ہوں۔ سالہا سال سے سائنسدانوں کی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے جس میں بارہ یا چودہ نوبل لاریٹس بھی شامل ہیں یعنی اس کمیٹی میں وہ سائنسدان بھی شامل ہیں جنہوں نے نوبل پرائز حاصل کیا ہوا ہے۔ انہوں نے بڑے عرصہ سے ایک ایٹمی بلاک بنا رکھا ہے جو غالباً واشنگٹن میں قائم ہے اور وہ حالات کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں اس سلسلہ میں انہوں نے ایک گھڑی بنا رکھی ہے جسے وہ اٹامک کلاک کہتے ہیں۔ وہ اس کی سوئی کو آگے اور پیچھے کرتے رہتے ہیں۔ سوئی کو اس طرح آگے اور پیچھے کرنے سے یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ ہم اٹامک وار (ایٹمی جنگ) کے کتنے قریب آ گئے ہیں یا کتنا دور ہٹ چکے ہیں۔ چنانچہ یہ عجیب بات ہے کہ ۱۹۵۳ء میں یہ سوئی ایٹمی جنگ کے خطرہ کے نشان کے بہت ہی قریب آ گئی تھی۔ پھر ۱۹۷۴ء میں بہت قریب آ گئی تھی۔ اور آج کل جو تازہ خبر ہے وہ یہی ہے کہ وہ دو منٹ تک پہنچ چکی ہے یعنی ان کے نزدیک اگر ۲۴ گھنٹوں کو منٹوں میں تقسیم کیا جائے تو ایٹمی جنگ ہونے میں صرف دو منٹ رہ گئے ہیں اور

یہ عجیب الٰہی تصرف ہے

کہ جن دنوں احمدیت پر ظلم زیادہ ہوتے ہیں ان دنوں ایٹم بم کی یہ سوئی آگے بڑھ کر ہلاکت کے نشان کے قریب پہنچ جاتی ہے۔ چنانچہ ۵۳ء میں بھی احمدیوں پر بہت سخت مظالم ہوئے اور سوئی خطرہ کے قریب پہنچ گئی۔ ۷۴ء میں بھی بہت مظالم ہوئے اور وہ سوئی قریب پہنچ گئی۔ آج کل پھر مظالم ہو رہے ہیں اور وہ سوئی قریب پہنچ گئی ہے تو اس لئے اس کے ساتھ آپ کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ دوست یہ بھی جانتے ہیں کہ مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے اس لئے جو لوگ دکھ دیتے ہیں آپ انکے خلاف بددعا نہ کریں کیونکہ آپ کو قبولیت کے مقام پر کھڑا کیا گیا ہے۔ آپ دعائیں کریں آپ کی دعائیں ان کو بچا سکتی ہیں اور کوئی چیز اب ان کو بچا نہیں سکتی۔"

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا

"میں جماعت کو پھر دو دعاؤں کی طرف خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں۔ ایک بارش کے لئے دعا کریں اور دوسرے عرب دنیا کے لئے دعا کریں۔

بارش کے متعلق میں نے ایک گزشتہ خطبہ میں بھی خوشخبری سنائی تھی کہ بذریعہ تار یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ غانا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بارش ہوئی ہے اور بہت دیر کی خشک سالی اللہ تعالیٰ نے دور فرما دی ہے۔ مزید دعا بھی کرنی چاہیئے کیونکہ لمبی خشک سالی کے بعد بعض دفعہ ایک بارش کافی نہیں ہوا کرتی۔ پرسوں رات بی بی سی کا پروگرام سنتے ہوئے معلوم ہوا کہ افریقہ ہی میں ایک اور ملک میں بھی جو بالکل موت کے کنارے پہنچ گیا تھا خدا تعالیٰ نے موسلا دھار بارش برسائی ہے اور ان کے بیان کے مطابق وہاں جل تھل ہو گئے۔ بلکہ بعض جگہ FLOOD (سیلاب) آ گئے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے جہاں ضرورتیں زیادہ ہیں وہاں رحمت آہستہ آہستہ قریب آ رہی ہے۔ دعا کریں ساری دنیا میں

خدا کی رحمت کی بارشیں

ہوں۔ ہمارے ملک میں خاص طور پر پانی کی بہت کمی آ گئی ہے اور بارانی فصلوں کو نقصان پہنچنے کا سخت خطرہ ہے۔

عرب دنیا میں ایک اور بڑا خطرناک واقعہ رونما ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ یہود کی طرف سے مسجد اقصیٰ کو بم سے اڑانے کی بڑی ذلیل اور نہایت ہی کمینی کوشش کی گئی ہے۔ اگرچہ ان کے ایجنٹ جو اس کام پر مقرر تھے وہ ناکام ہو گئے لیکن چونکہ اس کو بم سے اڑانے کی پہلے بھی کئی بار کوششیں ہو چکی ہیں اور اس سلسلہ میں یہود کے نہایت ہی خبیثانہ ارادے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ آہستہ آہستہ مسلمانوں کے مقدس مقامات کو تباہ کر دیا جائے اور کچھ دیر کے بعد لوگ بھول جائیں گے اور پھر وہاں ہم مسلمانوں کا معبد دوبارہ بنانے کی بجائے اپنا معبد بنا لیں گے۔ اور اگرچہ مسجدوں کو نابود کرنے کے نتیجہ میں مسلمان نابود نہیں ہوتے لیکن حقیقت یہ ہے کہ شعائر کا قوموں کی زندگی سے بڑا گہرا تعلق ہوتا ہے۔ جو قومیں اپنے شعائر کی ذلت قبول کر لیتی ہیں وہ ہلاک ہو جایا کرتی ہیں۔ آخر ایک کپڑے میں کیا بات تھی جس سے جھنڈا بنایا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہؓ کی تربیت فرمائی کہ جھنڈے کی حفاظت کرنی ہے اور بظاہر ایک بے وقوف آدمی یہ کہہ سکتا ہے کہ جھنڈے کو چھوڑو جان بچانی چاہیئے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے بالکل برعکس تعلیم دی ہے۔ چنانچہ ایک جنگ کے موقع پر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو تین سپہ سالار یکے بعد دیگرے مقرر فرمائے تھے ان میں سے ایک زخمی ہوتا تھا تو وہ ایک ہاتھ سے جھنڈا دوسرے ہاتھ میں منتقل کر لیتا تھا اگر وہ ہاتھ بھی کاٹا جاتا تھا تو بعض دفعہ ٹنڈے بازوؤں کے ساتھ جھنڈے کو چھاتی کے ساتھ لپیٹا جب وہ بھی کاٹے گئے تب دوسرا آگے بڑھا اور جھنڈا نہیں گرنے دیا اور یکے بعد دیگرے تینوں جرنیل جو جنگی صلاحیتوں کے لحاظ سے چوٹی کے تھے وہ شہید ہو گئے لیکن جھنڈے کو گرنے نہیں دیا۔

پس اس بات کو معمولی نہ سمجھیں

شعائر اللہ کی بہت بڑی عظمت ہوتی ہے

اس لئے ساری دنیا میں مسلمانوں کو اس کے خلاف اٹھ کھڑا ہونا چاہیئے۔ اپنے اختلافات کو بھلا دینا چاہیئے اور اکٹھے ہو کر اس کا دفاع کرنا چاہیئے۔ اگر یہود کو یہ معلوم ہو جائے کہ ساری دنیا کے مسلمان اپنے شعائر کی عظمت اور احترام اپنے دل میں اتنا رکھتے ہیں کہ بوڑھے اور بچے کٹ مریں گے لیکن شعائر کو تباہ نہیں ہونے دیں گے تو پھر مسلمانوں کو وہ کبھی تباہ نہیں کر سکتے۔ اس طرح عالم اسلام میں ایک ایسی عظیم زندگی پیدا ہو جائیگی کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کو مٹا نہیں سکتی۔

ہم بھی حاضر ہیں جماعت احمدیہ شعائر اسلام کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہے۔ اگر کوئی قوم شعائر اسلام کی حفاظت کے لئے بلائے تو ہم حاضر ہیں۔ یہ ہے وہ جہاد جو حقیقی جہاد ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے اور جس کی اسلام نہ صرف اجازت دیتا ہے بلکہ حکم دیتا ہے۔ اس لئے اگر لوگ آپ کو اپنے ساتھ ان خدمتوں میں نہیں آنے دیتے۔ اگر آپ سے فی الحال نفرتیں ہیں تو یہاں بیٹھے بیٹھے آپ جہاد کر سکتے ہیں اور وہ دعا کا جہاد ہے۔ آخر جنگ بدر بھی تو اس خیمہ میں جیتی گئی تھی جہاں دعائیں ہو رہی تھیں صرف اس میدان میں نہیں جیتی گئی تھی جہاں لڑائی ہوئی تھی۔ اصل جنگ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیمہ میں جیتی گئی ہے۔ پس وہ جنگ تو آپ یہاں شروع کر دیں۔ پھر اگر خدا توفیق دے گا اور وقت نہیں قربانیوں کیلئے بلائے گا تو دنیا دیکھے گی کہ احمدی میدانِ جہاد میں دنیا کی کسی قوم سے پیچھے نہیں رہے گا بلکہ ہم ہر میدان میں صفِ اوّل میں کھڑے ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔"

مرکزی تربیتی کلاس میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (منیجر)

جدید فیشن کے مطابق
- سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور
- چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز
فون ۵۲۶۲۳ ۶۳۸۵۱
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم
لاہور

خط و کتابت کرتے وقت چٹھی نمبر کا حوالہ ضرور دیں (منیجر)

ہمیں بھی خدمت کا موقع دیں
یہاں پر ہر قسم کی گرل، کھڑکیاں، گیٹ، چارپائیاں، شیڈ، دروازے اور شٹر کے تسلی بخش کام کے لئے ہم سے رجوع فرمائیں:
انصاف سٹیل ڈیکوریٹڈ ورکس
اقصیٰ چوک ربوہ: پروپرائٹر: اعجاز احمد

اکسیر اپھارہ
شفتل اور برسیم سے ہونے والا جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب۔
قیمت فی پیکٹ ۳/- روپے درجن ۲۷/- روپے گروس ۳۰۲/- بونس علاوہ۔
تفصیلات کے لئے کیور ہیو ہومیو ٹری گائیڈ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔
کیور ہیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کمپنی رجسٹرڈ ربوہ - فون: 606/607

مالکانِ بھٹہ خشت متوجہ ہوں
بھٹہ خشت کے لئے بلوچستان کا بہترین کوئلہ مناسب نرخوں پر حاصل کرنے کے لئے
ہماری خدمات حاصل کریں
ایم۔ احمد اینڈ کمپنی
(کالری اونرز)
2-13/4 شارع عدالت کوئٹہ (بلوچستان)
فون: کوئٹہ: دفتر 73048، گھر: 73015
لاہور: دفتر: 52836، گھر: 306236

رجسٹرڈ
HERCULES
ٹریڈ مارک
مضبوطی میں بے مثال
کارکردگی میں لاجواب
ہرکولیس
امپورٹڈ میٹریل سے تیار شدہ
ہر قسم کی گاڑیوں کے سلنسر پائپ، سلنسر بکس اور پٹہ کمانی سپیشلسٹ
میاں بھائی
۱۰۔ منٹگمری روڈ لاہور ☎ ۳۰۵۴۰۴ ۳۰۵۳۹۶

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ
کراچی میں
معیاری موتیوں کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
الرؤف جیولرز
فون نمبر ۶۱۷۰۶۹
۱۶ ★ خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری، شمالی ناظم آباد:
کراچی

خصوصی رعایت
شکور پارک ہاؤسنگ سکیم
ربوہ میں بارہ فیصد رعایت کے بعد جو قیمتیں رہ گئی ہیں۔ اس قیمت سے نقد ادائیگی کرنے والے
دوستوں کو پانچ فیصد خصوصی رعایت
شکور پارک — میں پختہ سڑکیں، مین نالیاں، پلیاں مکمل ہو چکی ہیں۔ نیز میٹھا پانی ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی طرف سے پہنچ چکا ہے۔ عنقریب بفضلہ تعالیٰ بجلی بھی پہنچ جائے گی۔ سوئی گیس کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔
شکور پارک — ایک طرف مسجد اقصیٰ اور محلہ دارالرحمت شرقی ب کی ۴۰ فٹ چوڑی سڑک پر واقع چنیوٹ ساہیوال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔ بہت اچھا موقع ہے۔
بہترین رہائشی منصوبہ
اس سے اچھا موقع آپ کو کہیں نہیں ملے گا۔ دوستوں جلد فائدہ اٹھائیں!
رابطہ کے لئے:
پروپرائٹر حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل دارالرحمت شرقی ب ربوہ
فون نمبر: 416

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
پُرامید واحد علاج گاہ
حکیم انوار احمد جان ابنِ حکیم نظام جان
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
ھو الشافی
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون ربوہ ۵۵۸
فون: ۷۳۹۹۷
اقصیٰ چوک ربوہ پوسٹ بکس ۲۲۲
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف

خوبصورت اور مضبوط دانت

- جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
- ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں
- دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے۔

شریف ڈنٹل کلینک

نزد مسجد اقصیٰ ربوہ
فون نمبر ۵۴۳

نظر اور دھوپ کی عینکوں کیلئے
شبیر آپٹیکل سروس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل کی اشاعت پندرہ ہزار بیس ہزار تک پہنچا ہے

لیٹ داخلہ

الیکٹریشن اور ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں لیٹ داخلہ ۲۲ اپریل تک جاری رہے گا۔

میٹرک کے امتحانات کے بعد اپنے بچوں کو بے کار رکھنے کی بجائے کوئی ٹیکنیکل کام سکھا دیں۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

عارضی لائٹ کا مرکز

نیشنل الیکٹرک سٹور اینڈ سروس

- سامان بجلی ہر قسم
- پارٹی ڈیکوریٹر
- کولر کا ہر قسم کا سامان نیز ارزاں نرخوں پر کرولا پنکھے بارعایت خرید فرمادیں

پروپرائٹر خلیل الرحمن

شالوں کی مشہور دکان

الفردوس

شال ہاؤس

۸۵ انارکلی لاہور

الفردوس شال ہاؤس لاہور

فون گھر ۵۳۷۰۳
دکان ۳۲۴۴۴۸

پک اینڈ پے

PICK AND PAY.

بہت جلد افتتاح

محمود احمد کھوکھر

مجید ہاؤن

رہائشی منصوبہ
نزد مسجد اقصیٰ ربوہ

- باقاعدہ منظور شدہ
- ہر نقص سے پاک

چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
فیکٹری ایریا ربوہ

مشہور زمانہ — سب سے زیادہ فروخت ہونے والا — پاکستان بھر میں مقبول

جی ایف سی

پنکھے مستند گارنٹی کے ساتھ

ملتے جلتے ناموں سے دھوکہ نہ کھائیں

ربوہ میں واحد ڈیلر

یاسر آئرن سٹور

گولبازار ربوہ

TRADE MARK GFC FAN

ھُوَالنَّاصِر

اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے

الکریم جیولرز

ایئر کنڈیشنڈ

فون: ۶۸۵۵۱۱

بازار فیصل

کریم آباد (چورنگی) کراچی ۱۹ پروپرائٹر: میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

فوزی موٹرز

آٹو موبائیل انجینئرز

پٹرول گاڑیوں میں اٹلی سے درآمد شدہ گیس پلانٹ لگایا جاتا ہے نیز الیکٹرانک ٹیوننگ، ٹائمنگ کاربوریٹر سیٹنگ، ویل بیلنسنگ، ویکم کلیننگ اور ڈائنگ و پینٹنگ کیلئے رجوع فرمائیں۔ محمد اسلم کوالیفائڈ وفاقی جمہوریہ جرمنی

ZEUGNIS-4201-2-63-8

۵۔ سٹیشن روڈ۔ سرگودھا

حبوب اکسیر اٹھرا

قیمت ۱۰ گولی ۱۲ روپے

حکیم محمد طفیل سابق ناظر طبیہ کمیٹی تحصیل وجی گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ ٹریڈ مارک نمبر ۷۵۷۵۳

پنکھا خریدتے وقت ہمارا ٹریڈ مارک یاد رکھیں

اطلاع عام

ہم اپنے کرمفرماؤں اور ڈیلرز حضرات کو یہ اطلاع دینا ضروری خیال کرتے ہیں کہ ہم نے اپنی سابقہ فرم موسومہ "جنرل فین کمپنی گجرات" جو کہ ۱۹۵۴ء میں قائم کی تھی وہ مورخہ ۲ اگست ۱۹۷۷ء سے بمعہ ٹریڈ مارک جی ایف سی فروخت کر دی ہے اب ہماری فرم کا نام:

جنرل الیکٹرک انڈسٹریز گجرات

TRADE MARK GEI G.E.I. FAN

GEI
جی ای آئی
پنکھے

ڈیلر:۔ داؤد آئرن سٹور گولبازار ربوہ

آپ کو معلوم ہو کہ

ہمارے دواخانہ

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز

کا نام اب:

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان

ہو چکا ہے

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ سال

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴

بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸

۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ہاؤسنگ کالونی کراچی ۲۷ ۔ چوک کیسر ضلع سانگھڑ